(د) فلسفہ حج و قربانی

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حج کی فرضیت، حکمت اور فلسفے کو سمجھ سکیں۔
- حج کے احکام و مسائل (شرائط، مناسک، اقسام وغیرہ) جان سکیں۔
- قربانی کے فضائل، احکام اور مسائل سمجھ سکیں۔
- حرمین شریفین کی حاضری کے آداب اور عملی زندگی پر حج کے انفرادی و اجتماعی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں آداب کے ساتھ حج اور قربانی کرنے والے بن سکیں۔
- فلسفہ حج کو سمجھتے ہوئے اجتماعیت کی روح کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

سوال 1: حج کا مفہوم، احکام و مسائل پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: حج کا مفہوم:

حج کا لغوی مطلب ہے: ارادہ کرنا۔ شرعی اصطلاح میں "صاحب استطاعت مسلمان کا ایام حج میں بیت اللہ کی زیارت کے لیے جانا اور مخصوص مناسک حج ادا کرنا" حج کہلاتا ہے۔ یہ عبادت صرف ارکان اسلام کا پانچواں رکن ہی نہیں بلکہ روحانی، مالی، اور جسمانی مشق کا عظیم مجموعہ ہے۔

حج کی فرضیت:

حج صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہوتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴾

(سورۃ آل عمران: 97)

ترجمہ: "اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اِس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور جس کسی نے کفر کیا تو بے شک اللہ جہان (والوں) سے بے نیاز ہے۔"

یہ آیت 9 ہجری میں نازل ہوئی اور اسی سال حج کی فرضیت کا اعلان ہوا۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کتنے حج اور عمرے ادا کیے:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ایک حج (حجۃ الوداع) اور چار عمرے ادا فرمائے۔ حجۃ الوداع آپ کا آخری اور مکمل ترین حج تھا جس میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے عملی طور پر حج کے تمام ارکان امت کو سکھائے۔

حج کی فضیلت:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ" "مقبول حج کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں۔" (صحیح بخاری و ترمذی: 933)

stepacademyofficial.com

دوسری روایت میں فرمایا:

"مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ. رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ"

"جس نے حج کیا اور فحش گوئی یا گناہ سے بچا، وہ اس طرح لوٹے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے جنم دیا ہو۔" (صحیح بخاری: 1521)

حج کی حکمت اور فلسفہ:

حج ایک جامع عبادت ہے جو روحانی عبادات (نیت، دعا، توبہ، تلاوت)، بدنی عبادت (سفر، طواف، سعی، وقوف)، مالی عبادت (سفر، قربانی، اخراجات) پر مشتمل ہے۔ یہ عبادت بندے کو اللہ سے جوڑتی ہے، گناہوں کا کفارہ بنتی ہے، امت مسلمہ کے اتحاد، مساوات، اور بھائی چارے کا عملی مظاہرہ ہے اور نفس کی عاجزی، تواضع اور تقویٰ کا راستہ ہموار کرتی ہے۔

مناسکِ حج:

حج کے اہم ارکان درج ذیل ہیں:

1۔ احرام باندھنا (نیت اور مخصوص لباس)
2۔ منیٰ جانا
3۔ وقوفِ عرفات (حج کا رکنِ اعظم)
4۔ مزدلفہ میں رات گزارنا
5۔ جمرات کو کنکریاں مارنا
6۔ قربانی کرنا
7۔ حلق یا قصر (بال منڈوانا یا کٹوانا)
8۔ طواف زیارت
9۔ سعی (صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا)
10۔ طوافِ وداع (رخصتی کا طواف)

ان تمام ارکان کے ساتھ ذکر، دعا، صبر، تقویٰ اور اخلاص ضروری ہے۔ حج ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کو گناہوں سے پاک، روحانی طور پر بلند، دنیا سے بے نیاز اور اللہ سے قریب بنا دیتی ہے۔ یہ عبادت مسلمانوں کو وحدت، مساوات، عاجزی، اطاعت اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا عظیم درس دیتی ہے۔

حج کی شرائط، مناسک اور آداب:

حج فرض ہونے کی شرائط:

حج ہر مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے، بشرطیکہ وہ درج ذیل شرائط پوری کرتا ہو:

1۔ مسلمان ہو۔
2۔ بالغ ہو۔
3۔ عاقل ہو (عقل رکھنے والا)۔
4۔ جسمانی طور پر صحت مند ہو۔
5۔ صاحبِ استطاعت ہو (یعنی اتنا مال رکھتا ہو کہ حج کے اخراجات کے علاوہ گھر والوں کے لیے بھی گزر بسر کا بندوبست ہو)

مردوں کے لیے اضافی شرط:

احرام کے طور پر دو بغیر سلی سفید چادریں پہننا (اوپر اور نیچے کی)۔ حدیث میں ہے:

حج کے آداب:

حج صرف ایک عبادت ہی نہیں بلکہ اخلاقی تربیت کا بھی نام ہے۔ حاجی کو چاہیے کہ گناہ، جھوٹ، فحش گفتگو اور گالی گلوچ سے اجتناب کرے، جھگڑوں، بحث مباحثہ اور غیر اخلاقی حرکات سے دور رہے، نرمی، عاجزی، صبر، اور خشوع اختیار کرے، شکار اور ازدواجی

stepacademyofficial.com

تعلقات سے بچے جب تک احرام کی حالت میں ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ﴾ (سورۃ البقرہ: 197)

ترجمہ: " تو حج کے دوران نہ کوئی صحبت کی بات کرے نہ ہی کوئی نافرمانی اور نہ ہی جھگڑا"

حج ایک ایسا موقع ہے جہاں بندہ اپنے رب سے قربت حاصل کرتا ہے، دنیاوی تکلفات سے باہر نکل کر عاجزی اور مساوات کا مظاہرہ کرتا ہے، اپنے نفس کی اصلاح کرتا ہے اور پوری امت کے ساتھ عبادت کے عالمی منظر کا حصہ بنتا ہے۔

سوال 2: حج کے احکام و مسائل اور اقسام بیان کریں۔

جواب: **میقات:**

میقات ان مخصوص مقامات کو کہا جاتا ہے جہاں سے حج یا عمرے کا ارادہ کرنے والے شخص کے لیے احرام باندھنا لازمی ہو جاتا ہے۔ ان حدود سے بغیر احرام داخل ہونا منع ہے۔ قرآن مجید سے اشاد ہے:

﴿ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ﴾ (سورۃ البقرہ: 196)

ترجمہ: " اور حج اور عمرہ پورا کرو اللہ (کی رضا) کے لیے"

پاکستانی حجاج کرام کے لیے میقات:

پاکستان سے آنے والے حجاج کا میقات "یلملم" ہے، جو مکہ مکرمہ سے جنوب کی طرف واقع ہے۔ اگر براہِ راست مکہ مکرمہ جانا ہو تو میقات پر پہنچنے سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے۔

احرام: گھر سے، ہوائی اڈے پر یا جہاز میں (میقات سے پہلے) باندھ سکتے ہیں۔ اگر پہلے مدینہ منورہ جانا ہو تو وہاں سے واپسی پر ذوالحلیفہ سے احرام باندھا جائے گا۔

مکہ مکرمہ کے رہائشیوں کے لیے حکم:

جو شخص مکہ مکرمہ کا رہائشی ہو، وہ احرام کی عام شرائط سے آزاد ہوتا ہے۔ اسے صرف 8 ذوالحجہ (یوم الترویہ) کو حج کی نیت سے احرام باندھنا ہوتا ہے۔ ایسے حاجی کو "مُفرِد" کہتے ہیں اور اس حج کو "حج افراد" کہا جاتا ہے۔

حج کی اقسام:

حج کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

1۔ حج افراد:

حج کرنے والا شخص اگر مکہ مکرمہ کا رہائشی ہے تو وہ چوں کہ احرام کی پابندیوں سے پہلے ہی آزاد ہے، اس لیے وہ 8 ذوالحجہ کو صرف حج کی نیت سے احرام باندھ کر مناسکِ حج ادا کرتا ہے اس لیے اس کو مُفرِد یعنی صرف حج کرنے والا کہا جاتا ہے اور حج کی اس قسم کو، حج افراد، کہا جاتا ہے۔

2۔ حج تمتع:

حج تمتع میں پہلے عمرہ کر کے احرام اتار دیا جاتا ہے، پھر 8 ذوالحجہ کو نئے احرام کے ساتھ حج کیا جاتا ہے۔ یہ حج نئے آنے والے

stepacademyofficial.com

عازمین کے لیے آسان ترین صورت ہے۔

3۔ حج قران:

حج قران میں ایک ہی احرام سے عمرہ اور حج دونوں ادا کیے جاتے ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حج قران ادا فرمایا تھا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ"

"رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع کیا (یعنی قران کیا)" (المعجم الکبیر للطبرانی)

احرام کا باندھنا اور تلبیہ:

8 ذوالحجہ کو فجر کی نماز کے بعد احرام باندھا جاتا ہے اور دو نفل ادا کر کے حج کی نیت کی جاتی ہے۔ اس کے بعد بلند آواز سے تلبیہ کہا جاتا ہے:

تلبیہ:

﴿لَبَّيْكَ. اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ. لَا شَرِيْكَ لَكَ﴾

ترجمہ: "حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، تیرے ہی لیے تعریفیں ہیں، نعمتیں اور بادشاہت تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔"

یہ تلبیہ حاجی کی مکمل فرماں برداری اور اللہ کی بندگی کا اعلان ہے۔

سوال 3: حج کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: حج کے اہم ایام اور عملی مراحل:

حج کا سفر ایک روحانی، جسمانی اور اجتماعی عبادت ہے جس کا ہر عمل بندے کو عاجزی، اطاعت، اور اخوت کی تربیت دیتا ہے۔ حج کا آغاز 8 ذوالحجہ سے ہوتا ہے اور اگر کوئی 12 ذوالحجہ کو مغرب تک منیٰ سے روانہ نہ ہو سکے تو اسے تیرہ (13) ذوالحجہ کو بھی رمی (کنکریاں مارنا) کرنا ہو گی۔ ذیل میں اس کے اہم مراحل بیان کیے جا رہے ہیں:

1۔ منیٰ کا قیام (8 ذوالحجہ، یوم الترویہ):

حاجی فجر کی نماز کے بعد احرام باندھ کر منیٰ روانہ ہوتے ہیں۔ منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلی صبح کی فجر کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ منیٰ، مکہ مکرمہ سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔

2۔ وقوفِ عرفات (9 ذوالحجہ):

فجر کے بعد منیٰ سے عرفات روانگی، عرفات میں حج کا سب سے اہم رکن "وقوفِ عرفہ" ادا کیا جاتا ہے۔ ارشادِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہے:

"الحج عرفة" "حج عرفہ ہی ہے"۔ (سنن نسائی: 3016)

عرفات میں حج کا خطبہ سنا جاتا ہے، ظہر اور عصر کی نماز جمع و قصر کے ساتھ پڑھی جاتی ہے، مغرب کی نماز نہیں پڑھی جاتی ہے۔

stepacademyofficial.com

3۔ مزدلفہ میں قیام (9 ذوالحجہ کی رات):

غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ روانگی ہوتی ہے وہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی جاتی ہے، کنکریاں چنی جاتی ہیں (رمی کے لیے)، فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے منیٰ کی طرف روانگی ہو جاتی ہے۔

4۔ رمی، قربانی اور حلق/قصر (10 ذوالحجہ، یوم النحر):

(10 ذوالحجہ، یوم النحر کو جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ پھر قربانی کی جاتی ہے۔ پھر حلق (سر منڈوانا) یا قصر (بال چھوٹے کرنا) کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے اور عام لباس پہن لیا جاتا ہے۔ یہ دن عید الاضحی کا دن بھی ہے۔

5۔ طوافِ زیارت اور سعی:

کسی بھی وقت 10 سے 12 ذوالحجہ کے دوران حاجی حرمِ کعبہ جا کر طوافِ زیارت (حج کا فرض طواف) کرتا ہے۔ اور صفا و مروہ کی سعی مکمل کرتا ہے۔ یہ عمل حج کی تکمیل کے لیے لازمی ہے۔

6۔ منیٰ میں قیام اور رمی (11 تا 12 ذوالحجہ):

حاجی منیٰ میں مزید دو یا تین راتیں گزارتے ہیں۔ ہر دن تینوں جمرات (چھوٹا، درمیانہ، بڑا) کو سات سات کنکریاں مارتے ہیں۔ اگر حاجی 12 ذوالحجہ کی مغرب سے پہلے منیٰ سے روانہ ہو جائے تو رخصت ہے۔ اگر رک جائے تو 13 ذوالحجہ کو بھی رمی کرنا واجب ہے۔

حج کے تمام مراحل روحانی اخلاص، بدنی مشقت، مالی قربانی اور اجتماعی ہم آہنگی کی تربیت دیتے ہیں۔ حج مکمل ہونے پر حاجی گناہوں سے پاک ہو کر واپس لوٹتا ہے، جیسے وہ آج ہی پیدا ہوا ہو۔

حرمین شریفین، زیارتِ مدینہ اور حج کا عالمی پیغام:

حرمین شریفین کا مفہوم:

حرمین عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے: دو محترم یا عزت والی جگہیں۔ اسلام میں اس سے مراد: مکہ مکرمہ، جہاں بیت اللہ (خانہ کعبہ) واقع ہے اور مدینہ منورہ، جہاں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا روضہ مبارک اور مسجدِ نبوی ہے۔ یہ دونوں مقام اسلام کی روحانی بنیادیں اور عقیدت و محبت کے مراکز ہیں۔

زیارتِ مدینہ منورہ اور مسجدِ نبوی:

حجاج کرام اور عمرہ ادا کرنے والے مسلمان مدینہ منورہ کی حاضری کو باعثِ سعادت سمجھتے ہیں۔

روضۂ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر حاضری:

مسلمان نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے روضۂ اطہر پر ادب اور محبت کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں اور درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم فرمایا:

stepacademyofficial.com

"مَن صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا"۔

"جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔" (صحیح مسلم: 408)

ریاض الجنہ میں عبادت:

مسجدِ نبوی کا ایک حصہ جسے ریاض الجنہ کہا جاتا ہے، نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اسے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ قرار دیا ہے، نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ"۔ (صحیح بخاری: 1196)

"میرے گھر اور منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

جنت البقیع (بقیع غرقد):

مسجدِ نبوی کے قریب تاریخی قبرستان "بقیع غرقد" واقع ہے، جسے عوام الناس جنت البقیع کے نام سے جانتے ہیں۔ یہاں ازواج مطہرات، اہل بیت اطہار اور جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین و مشاہیر اسلام رحمۃ اللہ علیہم مدفون ہیں حجاج کرام جنت البقیع کی زیارت کرتے ہیں اور مشاہیر اسلام کی قبور پر حاضری دیتے ہیں۔

حج، عالم اسلام کے اتحاد اور مساوات کا مظہر:

اخوت و بھائی چارہ:

حج ایک عالمی اسلامی اجتماع ہے جس میں دنیا بھر سے لاکھوں فرزندان توحید بغیر کسی رنگ، نسل یا طبقاتی امتیاز کے ایک لباس میں شریک ہوتے ہیں۔ سب ایک ہی منزل کے مسافر ہوتے ہیں اور وہ منزل اپنے رب کو منانا ہوتا ہے۔ امیر و غریب، بادشاہ و مزدور، عالم و جاہل سب ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر اللہ کے حضور گڑگڑاتے ہیں، اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور امت مسلمہ کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔ حج کے موقع پر درج ذیل آیت کریمہ کا عملی مظاہرہ دیکھنے کو ملتا ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ﴾ (سورۃ الحجرات: 10)

ترجمہ: "بے شک سب اہل ایمان (تو آپس میں) بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو"

عالمی ہم آہنگی اور تعاون:

حج صرف عبادت نہیں بلکہ مسلمانوں کے درمیان سیاسی، تعلیمی، تجارتی، فکری، اور دعوتی تبادلے کا مرکز بھی ہے۔ حج ایک ایسا موقع ہے جہاں امت کو مشترکہ مسائل پر سوچنے، سیکھنے اور مربوط ہونے کا عملی موقع ملتا ہے۔

حج کے اخلاقی آداب:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ (سورۃ البقرہ: 197)

ترجمہ: "تو حج کے دوران نہ کوئی صحبت کی بات کرے نہ ہی کوئی نافرمانی اور نہ ہی جھگڑا"

حاجی کو چاہیے کہ گالی گلوچ، جھگڑوں اور فتنہ و فساد سے دور رہے۔ بے پردگی اور دنیاوی غرور سے بچے۔ نرمی، بردباری اور صبر

stepacademyofficial.com

اختیار کرے۔

حرمین شریفین کی زیارت اور حج کا سفر ایک ایسا روحانی تجربہ ہے جو عقیدت، ادب اور محبت سے لبریز ہوتا ہے۔ اتحادِ امت، مساوات، بھائی چارے اور اخلاقی تربیت کا عملی مظہر ہوتا ہے۔ انسان کی شخصیت، نیت اور روح کو نکھار دیتا ہے۔ ہر مسلمان کے لیے یہ ایک زندگی بدل دینے والا موقع ہوتا ہے، جس سے اسے نہ صرف ثواب بلکہ روحانی اور معاشرتی بصیرت بھی حاصل ہوتی ہے۔

قربانی، سنتِ ابراہیمی:

قربانی کا مفہوم:

قربانی سے مراد ہے: "اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے عید الاضحی کے دنوں میں مخصوص جانور کو ذبح کرنا۔" قربانی صرف رسمی عمل نہیں بلکہ ایمان، تقویٰ، اور اللہ کی رضا کے لیے جانثاری کا پیغام ہے۔ یہ ہر مسلمان کو یاد دلاتی ہے کہ اللہ کی راہ میں وہ ہر چیز قربان کرنے کو تیار رہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم سنت کی یادگار ہے، جب انھوں نے اللہ کے حکم پر اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کا ارادہ کیا:

﴿وَ فَدَیۡنٰهُ بِذِبۡحٍ عَظِیۡمٍ﴾ (سورۃ الصافات: 107)

ترجمہ: "اور ہم نے ایک بڑی قربانی اس (بچے) کے بدلہ میں دے دی۔"

قربانی کی اہمیت اور فضیلت:

عید الاضحی کے دن قربانی سے بڑھ کر کوئی عمل افضل نہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"ما عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ"

"عید الاضحی کے دن خون بہانے سے زیادہ اللہ کے نزدیک کوئی عمل پسندیدہ نہیں۔" (جامع ترمذی: 1493)

ایک اور مقام پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا" (سنن ابن ماجہ: 3123)

"جس شخص کے پاس قربانی کی وسعت ہو اور وہ پھر بھی قربانی نہ کرے، وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔"

وقتِ قربانی:

عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ" (صحیح بخاری: 955)

"جس نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کی، وہ صرف گوشت ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے پیش کیا گیا۔"

قربانی کا طریقہ:

اپنے ہاتھ سے جانور ذبح کرنا افضل ہے۔ اگر کوئی خود ذبح نہ کر سکے تو دوسرا مسلمان اس کی اجازت سے قربانی کر سکتا ہے۔ ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا واجب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

stepacademyofficial.com

﴿ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ﴾ (سورۃ الحج: 36)

ترجمہ: " پھر انھیں کھڑا کر کے (نحر کرتے ہوئے) ان پر اللہ کا نام لو"

قربانی کا فلسفہ:

قربانی دراصل اخلاص، قرب، اور تسلیم و رضا کا عملی مظاہرہ ہے۔ قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی خواہشات، مال، وقت اور نفس حتیٰ کہ جان کی قربانی بھی دینے کے لیے ہر وقت تیار ہوتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ (سورۃ الحج: 37)

ترجمہ: " اللہ کو ہر گز نہ ان (قربانیوں) کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون بلکہ اُس (اللہ) کو تمھاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے"

حج اسلام کا پانچواں رکن اور عظیم ترین عبادت ہے جو ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا، تقویٰ کا حصول، اور امتِ مسلمہ کے اتحاد و مساوات کا عملی اظہار ہے۔ حج کی فرضیت 9 ہجری میں نازل ہوئی اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں ایک حج (حجۃ الوداع) ادا فرمایا۔ حج کے اہم ارکان میں احرام باندھنا، وقوفِ عرفہ، مزدلفہ میں قیام، جمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، طواف اور سعی شامل ہیں۔ حج تین طریقوں سے ادا کیا جا سکتا ہے: حج افراد، حج تمتع اور حج قران۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حج قران ادا فرمایا۔ حج کے موقع پر دنیا بھر کے مسلمان ایک لباس، ایک نیت اور ایک کلمہ کے ساتھ اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، جس سے اخوت، بھائی چارہ، مساوات، نظم و ضبط اور عاجزی کا بے مثال مظاہرہ ہوتا ہے۔ اس عبادت میں روحانی، جسمانی اور مالی تمام پہلو موجود ہوتے ہیں۔ حاجی اپنے نفس، وقت، مال، آرام اور خواہشات کو اللہ کی رضا کے لیے قربان کرتا ہے۔ حج در حقیقت بندگی، تقویٰ، اطاعت اور اجتماعیت کا ایسا مظہر ہے جو پوری امت مسلمہ کو جوڑنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) حج کے لغوی معنی ہیں:

(الف) عبادت کرنا (ب) زیارت کا قصد کرنا ✓ (ج) انصاف کرنا (د) مدد کرنا

(ii) حج کی فرضیت ہوئی:

(الف) دو ہجری میں (ب) پانچ ہجری میں (ج) سات ہجری میں (د) نو ہجری میں ✓

(iii) حج زندگی میں فرض ہے:

(الف) ایک بار ✓ (ب) دو بار (ج) تین بار (د) جتنی بار کر سکے

(iv) حج کس پر فرض ہے؟

(الف) ہر شخص پر (ب) صاحب استطاعت پر ✓

(ج) گھر کے کسی ایک شخص پر (د) ہر عاقل پر

(v) وہ عبادت جس میں تمام عبادات کی روح شامل ہے:

(الف) نماز (ب) زکوۃ (ج) روزہ (د) حج ✓

stepacademyofficial.com

(vi) حج کے لیے مسلمان کہاں جاتے ہیں؟

ا۔ بیت اللہ ✓ (ب) مسجد نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

(ج) بیت المقدس (د) کسی بھی مسجد میں

(vii) احرام باندھنے کے مقام کو کہتے ہیں:

(الف) مزدلفہ (ب) عرفات (ج) منیٰ (د) میقات ✓

(viii) حج کے دوران جو خاص کلمات بولے جاتے ہیں اُن کو کہا جاتا ہے:

(الف) تکبیر (ب) تسبیح (ج) تلبیہ ✓ (د) تحمید

(ix) وقوف عرفات ہوتا ہے:

(الف) سات ذوالحجہ کو (ب) نو ذوالحجہ کو ✓ (ج) دس ذوالحجہ کو (د) آٹھ ذوالحجہ کو

(x) حج کا خطبہ دیا جاتا ہے:

(الف) مزدلفہ میں (ب) منیٰ میں (ج) بیت اللہ میں (د) عرفات میں ✓

(xi) حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے آخری خطبہ حج دیا:

(الف) مزدلفہ میں (ب) منیٰ میں (ج) مکہ مکرمہ میں (د) عرفات میں ✓

(xii) حجاج کرام شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں:

(الف) عرفات میں (ب) منیٰ میں ✓ (ج) مزدلفہ میں (د) حدیبیہ میں

(xiii) صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کو کہتے ہیں:

(الف) طواف (ب) سعی ✓ (ج) وقوف (د) رمی

(xiv) وقوف مزدلفہ کی رات ہے:

(الف) دس اور گیارہ ذی الحجہ کی رات (ب) آٹھ اور نو ذی الحجہ کی رات

(ج) نو اور دس ذی الحجہ کی رات ✓ (د) رات کو مزدلفہ نہیں ٹھہرتے

(xv) جمرات کو کنکریاں مارتے ہیں:

(الف) دو دفعہ (ب) تین دفعہ ✓ (ج) چار دفعہ (د) پانچ دفعہ

(xvi) طواف زیارت کا مطلب ہے:

(الف) صفا و مروہ کا طواف (ب) بیت اللہ کا طواف ✓

(ج) مزدلفہ میں قیام (د) منیٰ میں قیام

(xvii) حج کے موقع پر قربانی کی جاتی ہے:

(الف) منیٰ میں ✓ (ب) عرفات میں (ج) وادی محسر میں (د) مزدلفہ میں

(xviii) حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے کتنے حج کیے؟

(الف) ایک ✓ (ب) دو (ج) تین (د) چار

stepacademyofficial.com

(xix) حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے آخری حج ادا کیا:

(الف) چار ہجری میں (ب) پانچ ہجری میں (ج) چھے ہجری میں (د) دس ہجری میں ✓

(xx) حج ادا کیا جاتا ہے:

(الف) ذوالحجہ میں ✓ (ب) محرم الحرام میں (ج) ربیع الاول میں (د) ربیع الثانی میں

(xxi) طوافِ وداع سے مراد ہے:

(الف) خانہ کعبہ پہنچنے پر طواف کرنا (ب) حج کے دوران طواف کرنا

(ج) رخصت ہوتے وقت طواف کرنا ✓ (د) حج کے آغاز میں طواف کرنا

(xxii) حج کی اقسام ہیں:

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین ✓ (د) چار

(xxiii) وہ حج جس میں صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جائے، کہلاتا ہے:

(الف) حج مقبول (ب) حج تمتع (ج) حج قران (د) حج افراد ✓

(xxiv) ایسا حج جس میں عمرے کے بعد احرام کھول دیا جائے، کہلاتا ہے:

(الف) حج غیر مقبول (ب) حج تمتع ✓ (ج) حج قران (د) حج افراد

(xxv) ایسا حج جس میں عمرہ اور حج ایک ہی احرام میں ادا کیا جائے، کہلاتا ہے:

(الف) حج غیر مقبول (ب) حج تمتع (ج) حج قران ✓ (د) حج افراد

(xxvi) حج کے فرائض ہیں:

(الف) دو (ب) تین ✓ (ج) چار (د) پانچ

(xxvii) کیا حج میں کاروبار کی اجازت ہے؟

(الف) جی نہیں (ب) مختصر پیمانے پر (ج) جی ہاں ✓ (د) ضرورت کے تحت

(xxviii) حج کے معاشرتی فوائد میں سے اہم ترین فائدہ ہے:

(الف) ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی (ب) تقریبات کا قیام

(ج) مساوات ✓ (د) رشتوں کی فراہمی

(xxix) عرفات، مزدلفہ اور منیٰ میں قیام کرنا کہلاتا ہے:

(الف) وقوف ✓ (ب) قیام (ج) زیارت (د) طواف

(xxx) مناسک حج میں سے ہے:

(الف) نماز کی ادائیگی (ب) رمی جمرات ✓ (ج) روزہ رکھنا (د) انفاق فی سبیل اللہ

(xxxi) کنکریاں مارنا سنت ہے:

(الف) حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلام کی (ب) حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی

(ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ✓ (د) حضرت اسماعیل علیہ السلام کی

stepacademyofficial.com

(xxxii) حج کا بنیادی فلسفہ ہے:

(الف) جسمانی مشقت
(ب) کاروبار میں اضافہ
(ج) اجتماعیت کا فروغ ✓
(د) معاشی مسائل کا حل

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) حج اُمتِ مسلمہ میں اجتماعیت کے فروغ کا کیسے سبب بنتا ہے؟

جواب: حج دنیا بھر کے مسلمانوں کو ایک جگہ اکٹھا کرتا ہے، جہاں امیر و غریب، رنگ و نسل کے فرق کے بغیر سب ایک جیسے لباس میں ایک جیسے اعمال انجام دیتے ہیں۔ اس سے اتحاد، مساوات اور بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔

(ii) حج سے کیا مراد ہے؟

جواب: حج کے لغوی معنی ہیں " زیارت کا ارادہ کرنا شریعت اسلامی کے مطابق 8 ذی الحجہ سے لے کر 13 ذی الحجہ تک خاص آداب کے ساتھ بیت اللہ کی زیارت کرنا اور دیگر مناسک حج ادا کرنا۔

(iii) مناسک حج سے کیا مراد ہے؟

جواب: حج کے آداب و رسوم کو مناسک حج کہا جاتا ہے۔ اہم ترین مناسک حج کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ میقات 2۔ احرام 3۔ تلبیہ 4۔ طواف 5۔ سعی
6۔ منٰی میں قیام، 7۔ وقوف عرفات، 8۔ مزدلفہ میں قیام 9۔ قربانی 10۔ رمی جمرات۔ طواف وداع

(iv) فرضیت حج کی تین بنیادی شرائط کون سی ہیں؟

جواب: کسی مسلمان مرد یا عورت پر حج کے فرض ہونے کی تین بنیادی شرائط یہ ہیں:

1۔ زاد راہ ہونا (یعنی اتنی رقم ہونا کہ حج کے لیے آنے جانے کا خرچہ، دوران حج سفر، قربانی و دیگر اخراجات کے لیے رقم اور زیر کفالت گھر والوں کے لیے رقم کا موجود ہونا 2۔ صحت و تندرستی 3۔ راستوں کا پُر امن ہونا۔

(v) حج کی فضیلت سے متعلق آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: " اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا (فرض) ہے جو کوئی بھی اس کی طرف جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور جس کسی نے کفر کیا تو بے شک اللہ جہان (والوں) سے بے نیاز ہے۔" (سورۃ آل عمران: 97)

(vi) حج کی فضیلت میں ایک حدیث لکھیں۔

جواب: مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

ترجمہ: جو کوئی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں حج کرتا ہے اور دوران حج فسق و فجور سے باز رہتا ہے، وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹتا ہے جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

(vii) حج کے چند دینی و ملی فوائد ذکر کیجیے۔

جواب: 1۔ اخلاقی و روحانی تربیت ہوتی ہے۔ 2۔ آخرت کی یاد آتی ہے۔ 3۔ قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
4۔ سنت کی پیروی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ 5۔ اسلامی تاریخ سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔

stepacademyofficial.com

(viii) آیت کا ترجمہ کریں:

جواب: قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ لَا شَرِیْكَ لَهٗ (سورۃ الانعام: 162-163)

ترجمہ: "بے شک میری نماز، میری عبادت اور میرا جینا مرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔"

(ix) حج ایک جامع عبادت ہے۔ واضح کریں۔

جواب: حج جیسی عبادت میں باقی تمام عبادات کی روح شامل ہے۔ حج کے لیے روانگی سے لے کر واپسی تک دوران سفر نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب میسر ہوتا ہے۔ حج کے لیے مال خرچ کرنا زکوٰۃ سے مشابہت رکھتا ہے۔ نفسانی خواہشات اور اخلاقی برائیوں سے پرہیز اپنے اندر روزے کی سی کیفیت رکھتا ہے۔ گھر سے دوری اور سفر کی مشکلات کو برداشت کرنے میں جہاد کا رنگ ہے۔ گویا کہ حج میں نماز سے لے کر جہاد تک کی تمام عبادات کی روح موجود ہے اور یہ ایک جامع عبادت ہے۔

(x) سفرِ حج، سفرِ آخرت کی یاد کس طرح دلاتا ہے؟

جواب: جب ایک شخص اپنے تمام عزیز و اقارب اور گھر بار کو چھوڑ کر، دنیوی دلچسپیوں سے منہ موڑ کر، دو ان سلی چادریں اوڑھ کر اللہ تعالیٰ کے گھر کی حاضری کے لیے نکلتا ہے تو اس کا یہ انداز سفرِ آخرت کے سفر کا نمونہ بن جاتا ہے۔ جب ایک دن اسی طرح اُس کو ان سلی سفید چادروں (کفن) میں لپیٹ کر سب سے جدا کر کے لے جایا جائے گا۔

(xi) میدانِ عرفات میں قیام کس بات کی یاد دلاتا ہے؟

جواب: میدانِ عرفات میں قیام ایک طرف تو حضور خاتم النبیین ﷺ کے خطبہ حجۃ الوداع کی یاد دلاتا ہے جس میں خصوصاً قرآن و سنت پر عمل کی تاکید تھی، تو دوسری طرف آخرت کے میدانِ حشر کی طرف توجہ دلاتا ہے جب ہر انسان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا۔

(xii) قربانی کسی پیغمبر کی یاد میں کی جاتی ہے؟ اور اس کا فلسفہ کیا ہے؟

جواب: قربانی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کے لیے پیش کر دینے کی یاد میں منائی جاتی ہے اور اس کا فلسفہ یہ ہے کہ نفس کی خواہشات کو، اپنے مال و دولت کو اپنی اولاد کو اور خود کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کی ضرورت پڑے تو اس سے گریز نہ کیا جائے۔

(xiii) دورانِ حج شیطان کو کنکریاں کس مقام پر ماری جاتی ہیں؟ اس عمل کا مقصد کیا ہے؟

جواب: دورانِ حج، شیطان کو کنکریاں 10، 11 اور 12 ذوالحجہ کو منیٰ کے مقام پر ماری جاتی ہیں جس کا مقصد شیطان کو اپنا ابدی دشمن سمجھنا ہے اور یہ بات ذہن نشین کرنا کہ اگر شیطان میرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے درمیان حائل ہونے کی کوشش کرے گا تو میں اسے پہچاننے میں کبھی غلطی نہیں کروں گا۔

(xiv) طواف کے بعد کون سا عمل کیا جاتا ہے؟ یہ عمل کسی بات کی یاد دلاتا ہے؟ یا سعی سے کیا مراد ہے؟

جواب: طواف کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی جاتی ہے۔ یہ عمل اس بات کی یاد دلاتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت میں صفا و مروہ کے درمیان چل رہا ہوں اسی طرح اپنی ساری زندگی حضور خاتم النبیین ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کروں گا۔

stebacademyofficial.com

(xv) حج کے کوئی سے چار فوائد لکھیں۔

جواب: 1 - حج کے ذریعے انسان گناہوں سے پاک ہوتا ہے اور تقوی میں ترقی پاتا ہے۔

2۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

3۔ معاشی نفع حاصل ہوتا ہے۔

4۔ مسلمانوں میں باہمی اخوت، مساوات اور اتحاد ملی کا عملی نمونہ سامنے آتا ہے۔

(xvi) حج سے مکمل طور پر مستفید ہونے کے لیے کس بات کو مد نظر رکھنا ضروری ہے؟

جواب: حج کے تمام فوائد سے مکمل طور پر اسی صورت میں مستفید ہوا جا سکتا ہے جب حج کے دوران ہمارا مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہو۔

(xvii) حج مبرور سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایسا حج، جو حج کے تمام آداب کی پابندی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے کیا جائے "حج مبرور" کہلاتا ہے۔ اس کو حج مقبول بھی کہتے ہیں۔

(xviii) قربانی کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: قربانی سے مراد ہے: "اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لیے عید الاضحی کے دنوں میں مخصوص جانور کو ذبح کرنا۔" قربانی صرف رسمی عمل نہیں بلکہ ایمان، تقویٰ، اور اللہ کی رضا کے لیے جانثاری کا پیغام ہے۔ یہ ہر مسلمان کو یاد دلاتی ہے کہ اللہ کی راہ میں وہ ہر چیز قربان کرنے کو تیار رہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم سنت کی یادگار ہے، جب انھوں نے اللہ کے حکم پر اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کا ارادہ کیا۔

(xix) قربانی کی اہمیت و فضیلت تحریر کریں۔

جواب: عید الاضحی کے دن قربانی سے بڑھ کر کوئی عمل افضل نہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"ما عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ"

ترجمہ "عید الاضحی کے دن خون بہانے سے زیادہ اللہ کے نزدیک کوئی عمل پسندیدہ نہیں۔" (جامع ترمذی: 1493)

(xx) قربانی کا فلسفہ بیان کریں۔

جواب: قربانی دراصل اخلاص، قرب، اور تسلیم و رضا کا عملی مظاہرہ ہے۔ قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنی خواہشات، مال، وقت اور نفس حتیٰ کہ جان کی قربانی بھی دینے کے لیے ہر وقت تیار ہوتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

﴿لَنْ يَّنَالَ اللهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ (سورۃ الحج: 37)

ترجمہ: "اللہ کو ہرگز نہ ان (قربانیوں) کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون بلکہ اُس (اللہ) کو تمھاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے"

stepacademyofficial.com

حل مشقی سوالات

سوال نمبر1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مناسکِ حج میں سے ہے:

(الف) احرام باندھنا ✓ (ب) غسل کرنا (ج) وضو کرنا (د) خوش بُو لگانا

(ii) حدودِ حرم کا وہ مقام جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے، کہلاتا ہے:

(الف) میقات ✓ (ب) عرفات (ج) مشعر حرام (د) مزدلفہ

(iii) وہ حج جس میں حج اور عمرہ کے لیے اکٹھے احرام باندھا جاتا ہے، کہلاتا ہے:

(الف) حجِ قران ✓ (ب) حجِ تمتع (ج) حجِ مبرور (د) حجِ اکبر

(iv) حج کا رُکنِ اعظم ہے:

(الف) وقوفِ عرفات ✓ (ب) احرام باندھنا (ج) طواف کرنا (د) سعی کرنا

(v) عید الاضحیٰ کے دن کا سب سے افضل عمل ہے:

(الف) لوگوں سے عید ملنا (ب) صاف ستھرے کپڑے پہننا

(ج) غسل کرنا (د) قربانی کرنا ✓

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) حج کی فرضیت بیان کریں۔

جواب: حج اسلام کا پانچواں رُکن ہے اور ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے: ﴿ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ (سورۃ آل عمران: 97) "اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر (کعبہ) کا حج فرض ہے، جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھے۔"

(ii) کوئی سے چار مناسکِ حج تحریر کریں۔

جواب: 1۔ احرام باندھنا 2۔ وقوفِ عرفہ 3۔ رمی (کنکریاں مارنا) 4۔ طوافِ زیارت

(iii) حج کی شرائط تحریر کریں۔

جواب: 1۔ مسلمان ہونا۔ 2۔ بالغ اور عاقل ہونا۔ 3۔ صاحبِ استطاعت ہونا (مالی و جسمانی)۔

4۔ آزاد ہونا۔ 5۔ سفر کے لیے امن اور راستے کی سہولت۔

(iv) قربانی کا فلسفہ بیان کریں۔

جواب: قربانی کا فلسفہ یہ ہے کہ انسان اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قربان کرنے کو تیار ہے یہاں تک کہ دینِ اسلام کی حفاظت کے لیے اگر جان قربان کرنے کا موقع بھی آیا تو وہ دریغ نہیں کرے گا، اس کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ قربانی حضرت ابراہیم کی سنت کو زندہ کرنا، اور تقویٰ کا عملی مظاہرہ کرنا ہے۔

stepacademyofficial.com

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

✍ حج کے احکام و مسائل پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

☆ حج کے احکام و مسائل (مفسدات، مکروہات) کی تفصیلات اپنے والدین اور مساجد وغیرہ سے سیکھیں۔

☆ حج اور قربانی کے فلسفہ پر کمرا جماعت میں مباحثے کا اہتمام کریں۔

☆ احرام باندھنے کی اور تلبیہ کہنے کی عملی مشق کریں۔

☆ حج کے درج ذیل مناسک کو ترتیبِ زمانی کے اعتبار سے لکھیں۔

(۱) تلبیہ (۲) میقات / احرام باندھنا (۳) رمی جمرات (۴) حلق یا قصر

(۵) طوافِ زیارت (۶) ھدی (قربانی) (۷) وقوفِ عرفات (۸) طوافِ وداع

stepacademyofficial.com